پاکستانی وزیر خزانہ نے قومی اسمبلی میں ایک سوال کے جواب میں کہا کہ پچھلے دس سالوں میں غیر ملکی قرضوں کا سود ایک ارب ۴۳ کروڑ ۸۳ لاکھ روپیہ بنتا ہے یہ سود کی تباہ کاریوں کی ایک ادنیٰ مثال ہے، انفرادی حیثیت سے ہو یا قومی پیمانہ پر سود کا نتیجہ بہرحال استحصال و استعماد پوری قوم کے افلاس و ادبار اور معاشی لحاظ سے دوسروں کی کاسہ لیسی ہی کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے، قومی حیثیت سے تو اس کے اثرات پورے ملک کی اقتصادی اور معاشی بدحالی کی صورت میں اور بھی شدید ہوتے ہیں، اس کے ظاہری فوائد اور منافع اگر کچھ ہوں تو چند روزہ ہوتے ہیں۔ امریکہ کی مثال لیجئے جس نے سود کے بل بوتے پر پوری انسانیت پر غلبہ اور استعمار کی عمارت کھڑی کی، مگر اسی نظام کی بدولت آج اس کا محفوظ سرمایہ صرف آدھا رہ گیا ہے، اور اکثر مغربی ممالک معاشی بحران سے دوچار ہیں۔ کیا اتنے بڑے پیمانے پر اس سے پہلے بھی کبھی ارشاد خداوندی یمحق اللہ الربوا۔ (اور اللہ تعالیٰ مٹاتا ہے سود کو) کی صداقت ظاہر ہوئی تھی۔ ؟

جمہوریت کے قیام اور جبر و استبداد کے خلاف اٹھی ہوئی حالیہ تحریک کتنی بھی قابل تعریف کیوں نہ ہو مگر اس ضمن میں توڑ پھوڑ، اپنوں پر دست درازی، قومی سرمایہ کا ضیاع، ہلڑ بازی اور نہ جانے کیا کیا چیزیں سامنے آئیں جس نے ہمارے روبہ انحطاط معاشرہ کی ایک بھیانک تصویر سامنے رکھ دی ہے۔ اصول و اخلاق کے دائرہ سے نکلکر بروں کے ساتھ اچھوں کو بھی مشقِ ستم بنانا کسی باوقار قوم کا شیوہ نہیں، خواہ اس کا تعلق حزب اقتدار سے ہو یا حزب اختلاف سے۔ اس ضمن میں ہماری مسلمان خواتین نے بھی کوئی اچھی مثال نہیں قائم کی، جلسوں اور جلوسوں کی شکل میں نامحرم مردوں کے سامنے سڑکوں پر گشت کرنا، اچھلنا کودنا اور عام مجمعوں میں تقریریں کرنا پھر اخبارات میں اس کے فوٹو چھپوانا کسی لحاظ سے بھی قابلِ تحسین چیز نہیں ہو سکتی، سیاسی جدوجہد اور حقوق کی بحالی کے کام سے مردوں ہی کو نمٹنا چاہئے تھا، سیاست کی دیوی پر قومی روایات ملی احساسات، عصمت و عفت اور غیرت و حمیّت جیسی صفات کو نثار کر دینا صحتمند معاشرہ اور اخلاقی و دینی لحاظ سے کسی بہتر مستقبل کی نشاندہی نہیں کر رہا۔ ہم برائی کا راستہ بند کرنا چاہتے ہیں، مگر دوسری طرف سے بیشمار برائیوں کے بند کھول کر۔ حالانکہ برائی کو ہر لحاظ سے اور ہر حیثیت سے برائی سمجھنا چاہئے، اسلام نے بعض انتہائی، استثنائی حالات کو چھوڑ کر عورت کو رونق خانہ